سجدہ تلاوت واجب ہونے کی کیا حکمت ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13178

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 13 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آیاتِ سجدہ پر سجدہ تلاوت کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ اس کی حکمت کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ عزوجل کے ہر حکم کو دل وجان سے قبول کرے، کیونکہ اسلام کا معنی ہی سر تسلیم خم کرنا اور بتائے گئے احکام پر عمل کرنا ہے۔ نیز اللہ عزوجل کے احکام میں ہزارہا حکمتیں ہیں، ہر حکم کی حکمت کو ہم اپنی ناقص عقل و علم کے ذریعے سمجھ جائیں، یہ ضروری نہیں، لہٰذا حکمت سمجھ آئے یا نہ آئے، بہر حال اللہ عزوجل کے ہر حکم کو دل وجان سے قبول کرنے میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

البتہ جہاں تک آیاتِ سجدہ پر سجدہ تلاوت واجب ہونے کی بات ہے تو علمائے کرام نے اس کی چند حکمتیں بیان فرمائی ہیں:

پہلی حکمت: بعض آیاتِ سجدہ میں صراحتاً سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اس حکم کی تعمیل میں اُن آیات پر سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النجم کی سب سے آخری آیتِ مبارکہ: ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ۩ ﴿٦٢﴾﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔“ (القرآن الکریم، پارہ 27، سورۃ النجم، آیت: 62)

دوسری حکمت: آیاتِ سجدہ کے بعض مقامات پر کفار کے سجدے سے اعراض اور روگردانی کو بیان کیا گیا ہے جبکہ کفار کی مخالفت کرنا ہم پر لازم ہے، اسی وجہ سے اُن آیات پر سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الفرقان میں ہے: ﴿اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ ﴿٦٠﴾﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”

اور جب اُن سے کہا جائے رحمٰن کو سجدہ کرو۔ کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو اور اس حکم نے انہیں اور بد کنا بڑھایا۔" (القرآن الکریم، پارہ19، سورۃ الفرقان، آیت:60)

تیسری حکمت: آیاتِ سجدہ کے بعض مقامات پر انبیائے کرام علیہم السلام، فرشتوں اور نیک اور مقرب بندوں کے سجدہ کرنے کو بیان کیا گیا ہے جبکہ ان پاکیزہ ہستیوں کی اقتداء کرنا ہم پر لازم ہے، اسی وجہ سے اُن آیات پر سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ ص میں ہے: ﴿وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ (۲۴)﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اب داود سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا۔" (القرآن الکریم، پارہ23، سورۃ ص، آیت:24)

تفصیلی جزئیات درج ذیل ہیں:

احکامِ الٰہی عزوجل کی حکمتیں جاننے سے متعلق ایک مسلمان کیسا طرزِ عمل اختیار کرے؟ اس سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "احکامِ الٰہی میں چون وچرا نہیں کرتے، الاسلام گردن نہادن نہ زبان بجرأت کشادن (اسلام، سر تسلیم خم کرنا ہے، نہ کہ دلیری کے ساتھ لب کشائی کرنا) بہت احکام الٰہیہ تعبدی ہوتے ہیں اور جو معقول المعنی ہیں، ان کی حکمتیں بھی من وتو کی سمجھ میں نہیں آتیں۔۔۔۔ غرض ایسے بیہودہ سوالوں کا دروازہ کھولنا علوم وبرکات کا دروازہ بند کرنا ہے، مسلمان کی شان یہ ہے: ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ہم نے سنا اور مانا، تیری معافی ہو، اے رب ہمارے! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج13، ص297، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

آیاتِ سجدہ پر سجدہ تلاوت واجب ہونے کی حکمت سے متعلق تفسیر روح المعانی میں ہے: "وقد جاء الأمر بالسجدة لآية أمر فيها بالسجود امتثالاً للأمر، أو حكى فيها استنكاف الكفرة عنه مخالفة لهم، أو حكى فيها سجود نحو الأنبياء عليهم الصلاة والسلام تأسياً بهم۔" یعنی جن آیات پر سجدہ کرنے کا حکم آیا ہے تو ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن میں صراحتاً سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس حکم کی پیروی کرتے ہوئے ان آیات پر سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے، یا بعض آیات میں کافروں کے سجدے سے روگردانی کا ذکر ہے تو ان کفار کی مخالفت میں سجدہ کیا جاتا ہے، یا بعض آیات میں انبیائے کرام علیہم السلام کے سجدوں کی حکایت کی گئی ہے تو ان ہستیوں کی پیروی میں سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج5، ص144، دار الکتب العلمیہ)

بدائع الصنائع میں ہے:"لأن مواضع السجود في القرآن منقسمة منها ما هو أمر بالسجود وإلزام للوجوب كما في آخر سورة القلم، ومنها ما هو إخبار عن استكبار الكفرة عن السجود فيجب علينا مخالفتهم بتحصيله، ومنها ما هو إخبار عن خشوع المطيعين فيجب علينا متابعتهم لقوله تعالى {فبهداهم اقتده}[الأنعام:90]"ترجمہ:"کیونکہ قرآن میں موجود مواضع سجود تقسیم شدہ ہیں، ان میں سے بعض مقامات وہ ہیں جہاں سجدہ کرنے کا حکم دے کر اسے لازم کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ القلم کی آخری آیت، اور بعض مقامات وہ ہیں جہاں کفار کے سجدہ کرنے سے اعراض کرنے کو بیان کیا گیا ہے تو ہم پر سجدہ کر کے ان کی مخالفت کرنا لازم ہے، اور بعض مقامات وہ ہیں جہاں نیک فرمانبردار بندوں کے خشوع کو بیان کیا گیا ہے تو ہم پر اللہ عزوجل کے اس فرمان کے سبب {فبهداهم اقتده}[الأنعام:90](یعنی تو تم انہیں کی راہ چلو) اُن ہستیوں کی اقتداء لازم ہے۔" (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ ج01، ص180، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مراقی الفلاح میں ہے:"وهواى سجود التلاوة واجب لانه اما امر صريح به او تضمن استنكاف الكفار عنه او امتثال الانبياء وكل منها واجب۔"یعنی تلاوت کے سجدے واجب ہیں یا تو اس بنا پر کہ وہاں صراحتاً سجدے کا حکم موجود ہے یا وہ آیت کفار کے اعراض کو متضمن ہے یا وہاں سجدہ کرنے میں انبیائے کرام علیہم السلام کی پیروی ہے، اور ان میں سے ہر چیز لازم ہے۔(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوی، ص489، دار الكتب العلمية)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"لان آيات السجود على ثلثة اقسام قسم فيه الامر الصريح، وقسم تضمن فيه استنكاف الكفرة حيث امروا به، وقسم فيه حكاية امتثال الانبياء به وكل من الامتثال والاقتداء ومخالفة الكفرة واجب الا ان يدل دليل على عدم لزومه لكن دلالتها فيه ظنية فكان الثابت الوجوب لا الفرض۔"یعنی آیات سجود تین قسم پر ہیں، وہ آیات جن میں سجدہ کا صریح حکم ہے، اور وہ آیات جو اعراض کفار کو متضمن ہے جب کہ انہیں حکم دیا گیا اور وہ آیات جن میں انبیائے کرام علیہم السلام کے نقش قدم پر چلنا ہے، اور امتثال واقتدا و مخالفت کفار تینوں واجب ہیں مگر جبکہ عدم لزوم پر کوئی دلیل موجود ہو، اور یہاں لزوم پر دلیل چونکہ ظنی ہے لہذا یہاں سجدہ کرنا واجب ہے فرض نہیں۔(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص489، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net